مولای صل وسلم دائماً ابداً — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت ابن عباسؓ کی ''فقاہت'' نبی علیہ السلام کی دعاء کا اثر تھا
اُبی بن کعبؓ کی خصوصیت، بیس رکعت تراویح کی قوی دلیل

حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سید محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۳۲، سائیڈ اے، ۸۴-۳-۳۰)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

جناب رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہؓ کی اسلام میں عظیم شخصیت اُبھری ہے یہ بہت بڑے عالم تھے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے جب ہم مکہ مکرمہ میں تھے اس وقت ہی مسلمان ہو چکے تھے اور قرآن پاک میں جو ''مستضعفین'' کا ذکر ہے یعنی جو کمزور ہیں سفر نہیں کر سکتے، اپنی جگہ نہیں چھوڑ سکتے ''من الرجال والنساء'' مرد ہوں یا عورتیں ہوں تو اُن میں مَیں اور میری والدہ تھیں[1] اپنے والد ماجد کا ذکر تو نہیں کیا انھوں نے کہ میرے والد حضرت عباسؓ بھی اُن میں سے تھے، یا نہیں تھے[2] والدہ کا ذکر کیا ہے کہ میں اور میری والدہ جو ہیں وہ ان ''مستضعفین'' میں داخل تھے ہم سفر نہیں کر سکتے تھے اس بناء پر ہم مکہ مکرمہ میں رہے۔

فتح مکہ سے قبل وہاں سے ہجرت کرنا فرض تھا: ورنہ اللہ کے ہاں سوال ہوگا کہ تُو نے ہجرت کیوں نہیں کی کیونکہ

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۶۶۰ و ج ۲ ص ۶۶۱، حضرت ابن عباسؓ کی عمر ہجرت کے وقت تین برس تھی اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۹۳۔

[2] حضرت عباسؓ نے ہجرت کی اجازت چاہی نبی علیہ السلام نے مصلحت کی وجہ سے روک دیا اسد الغابہ ج ۳ مرتب۔

اس زمانے میں ہجرت فرض تھی الم تکن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فیھا اللہ کی زمین وسیع تھی وہاں ہجرت کر کے کیوں نہیں گئے کیوں اس طرح کافروں ہی میں بیٹھے رہے پھر جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو پھر اس کے بعد اعلان ہوگیا کہ اب ہجرت کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں کیونکہ مکہ مکرمہ کے فتح ہو جانے کے بعد واضح ہوگیا تھا سب کو پتہ چل گیا تھا کہ یہ مسلمان بہت بڑی قوت ہیں اور لوگوں نے آنا شروع کر دیا فوجًا فوجًا گروہ کے گروہ آتے تھے جو اسلام قبول کرتے تھے جب غلبہ واضح ہوگیا تو ایسے ہوگیا جیسے حکومت مُسلّم ہوگئی اب جو جہاں ہے وہ عبادت کرے گا کوئی نہیں روک سکتا فتح مکہ مکرمہ سے پہلے پہلے تک یہ بات تھی اُس میں مسلمان پھیلتے گئے پھیلتے گئے تو ارشاد فرمایا ''لا ھجرت بعد الفتح'' فتح مکہ کے بعد ہجرت کوئی نہیں ہے۔

جہاد اور اُس کا ارادہ: ولکن جہاد و نیّت[3] اب یہ ہے کہ جہاد اور جہاد کا ارادہ قائم رکھنا ذہن میں (یعنی ذہنی طور پر ہمہ وقت تیار رہنا) یہ حکم باقی ہے اب گویا مغلوب ہونے والے جو احکام تھے وہ نہیں رہے اب آزادانہ احکام جو ہوتے ہیں وہ ہیں، بعض لوگ آئے ایسے انھوں نے کہا کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمھیں کس چیز کے بارے میں بیعت کروں؟ کس خاص غرض کے لیے بیعت ہونا چاہتے ہو؟ تو انھوں نے عرض کیا کہ جہاد پر، ہجرت پر تو آپ نے فرمایا کہ ہجرت بہت مشکل کام ہے ''ان شانھا شدید'' ہجرت بڑا مشکل کام ہے گھر چھوڑنا رشتے دار چھوڑنے دوست احباب چھوڑنے وہ گلی کوچے بھی یاد آتے ہیں جہاں آدمی پلا ہوتا ہے بڑا ہوتا ہے ان سب چیزوں کو چھوڑ کر آجانا شانھا شدید بہت مشکل کام ہے فرمایا تمھارے پاس مال ہے؟ کہا کہ ہے، زکوٰۃ دیتے ہو؟ کہا دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ تو فرمایا کہ جاؤ بس نیکیاں کرتے رہو فا عمل من وراء البحار سمندروں پار چاہے رہو وہاں نیکیاں کرتے رہو فان اللہ لم ....من عملک شیا اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے، اجر ملے گا تمہیں تو ہجرت نہیں ہے بلکہ یہ ہے۔

مہاجرین کا اجر کئی وجہوں سے: جن لوگوں نے ہجرت کی اُن کے لیے بہت بڑا ثواب ہے اور ڈبل اجر ہے ایک مکہ میں رہنے کا اور ایک وہاں جو جہاد کیے، ساتھ رہے، علم حاصل کیا، تعلیم دی، پھیلایا تو دو اجر ہیں ان کے ساری عمر کے لیے۔

مہاجرین کے لیے مکہ میں قیام کی ممانعت اور اس کی وجہ: لہٰذا ان کو منع کر دیا گیا کہ جو مکہ کا رہنے والا ہے اور اُس نے ہجرت کی ہے وہ اگر مکہ مکرمہ جائے تو حج کے بعد تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرے فوراً واپس آجائے، راستے میں انتقال ہو جائے یہ اس کے لیئے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ مکہ مکرمہ میں انتقال ہو۔ ایک صحابی تھے سعد ابن خولہ وہ ٹھہر گئے انھوں نے سوچا میں کچھ اور ٹھہر جاتا ہوں دوستوں اور رشتے داروں نے ٹھہرا لیا ہوگا کوئی وجہ ہوگئی بہر حال وہ تین دن سے

۳۔ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۳۲۰

زیادہ ٹھہر گئے اور علالت ہوئی اور مکہ مکرمہ ہی میں وفات ہوگئی تو یہ ٹی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۴ رسول اللہ کو اُن پر ترس آتا تھا کہ انھوں نے ہجرت کی اور اس کے بعد پھر ایسے ہوگیا کہ یہاں غلطی سے ٹھہرے رہے اور یہاں انتقال ہوگیا۔ اگر کوئی حج کے لیے آیا ہوا اور وہ مہاجر ہو حج کے دوران انتقال ہوجائے تو کوئی حرج نہیں اس حد تک کی تو اجازت بتلائی ہے اللہ نے یہ تو ایک عمل جو ہوا اور اس کے علاوہ اگر کوئی بعد میں ٹھہرا ہے تو پھر وہ ٹھیک نہیں اس کو آپ نے منع فرمایا ہے تو ہجرت ایسی چیز تھی کہ اس پر ڈبل اجر تھا، اگر وہ مدینہ میں ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے تو مدینہ شریف کی مسجد میں نماز کا ثواب تو ملتا ہی تھا اُس کو پانچ سو یا پچاس ہزار نمازوں کا، ساتھ ہی ساتھ اُسے وہ (ثواب) الگ بھی ملتا تھا جیسے مکہ مکرمہ میں ادا کر رہا ہو یہ اس کا انعام تھا اللہ کی طرف سے اُس کے لیے دائمی جس وقت بھی جہاں بھی پڑھے گا جنگل میں پڑھ رہا ہے سفر میں اکیلا پڑھ رہا ہے تو اُسے وہ ثواب ضرور مل رہا ہے جو مکہ مکرمہ کی نماز کا ہے اس طرح سے اس کو ہجرت والا بہت ثواب مل رہا ہے جب اتنا بڑا ثواب رکھا گیا کام بھی مشکل تھا سفر بھی اُس زمانے میں بہت مشکل کام تھا تو جتنے گھنٹے اب لگتے ہیں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اس زمانے میں اس سے زیادہ دن لگتے تھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ابن عباسؓ فتح مکہ کے بعد آئے ہیں ان کی خالہ حضرت میمونہؓ تھیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں اور ان سے جو آپ نے شادی کی تھی وہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کی تھی تو احرام میں تھے جب نکاح ہوا اور حضرت ابن عباسؓ چھوٹے سے تھے لیکن یہ کہ بات پہنچانی جواب لانا یہ یہ کرتے تھے جب فتح مکہ مکرمہ ہوگیا حضرت عباسؓ بھی یہاں مدینہ منورہ آگئے اور یہ بھی آگئے تو انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیسے رات گزارتے ہیں ۵ تو دیکھا کہ آپ سوئے بھی ہیں جاگے بھی ہیں اور جو جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیے وہ اِنھوں نے بھی کیے ہیں اُٹھے ہیں تو آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھے ہیں پھر آپ نے وہ آیتیں پڑھی ہیں جو سورہ آلِ عمران کی آخری آیتیں ہیں اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جس میں آسمان اور زمین کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہ چیزیں یہ دیکھتے رہے پھر آپ تشریف لے گئے ضرورت سے۔

بڑوں کی خدمت کے نتیجہ میں دعائیں ملتی ہیں: تو انھوں نے یہ کیا کہ لوٹا بھر کے رکھ دیا وضو کے لیے استنجے کے لیے یہ چیز جناب رسول اللہ ﷺ کو بہت اچھی لگی کہ یہ سمجھداری کا کام ہے کہ اب پانی کی ضرورت پڑے گی اور پانی بھی اس اس کام کے لیے آپ کو درکار ہوگا وہ تیار کردیا تو خدمت گزاری بھی ہوئی اور ذہانت بھی ہوئی تو خدمت گزاری ہو اور ذہانت کے ساتھ ہو تو وہ تو نہایت ہی مفید اور بڑی راحت و تسلی کی چیز ہوتی ہے انسان کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ کو

---

۴ بخاری شریف ج ا ص ۱۷۳ و ج ا ص ۵۶۰

۵ نبی علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی عمر صرف ۱۳ برس اور ایک قول پر ۱۵ برس تھی اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۹۵

ان کی یہ ذہانت اور خدمت بہت اچھی لگی تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سے چمٹا لیا اور دُعا دی۔ دُعا یہ دی **اللھم علمہ الحکمۃ** اور **اللھم علمہ الکتاب** ۶؎ اِنھیں تُو کتاب کا علم دے اور انھیں دونوں ہی دُعائیں دیں کتاب اور حکمت۔ کتاب تو کتاب اللہ اور تفسیر اور حکمت کہتے ہیں **الاصابۃ فی غیر النبوۃ** ۷؎ کہ نبی تو وہ نہ ہو لیکن صحیح چیز کو پہنچ جاتا ہو۔ صحیح نتیجے پر پہنچ جاتا ہو تو یہ چیز خدا کا انعام ہے قرآن پاک میں ہے **من یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا** جسے اللہ نے حکمت بخش دی عطا فرمادی تو اس کو بہت بڑی خیر بھلائی عطا فرمادی تو ہوا یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دُعائیں دیں ایک دُعا یہ دی **اللھم فقہ فی الدین** ۸؎ خداوند کریم تو اِن کو دین کی گہری سمجھ عطا فرما فقاہت گہری سمجھ اور دین پر عبور کے بعد ہوتی ہے تو اب حضرت ابن عباسؓ علم حاصل کرتے رہے اور علم میں اتنے بڑے ہوگئے کہ ''حبر'' کہلانے لگے یعنی بہت بڑا عالم اُمت کے ''حبر'' کہلانے لگے۔ صحابہ کرامؓ سے علم حاصل کیا۔ جو چیز سمجھ میں نہیں آتی تھی پُوچھتے تھے حل کرتے تھے ایک سے دوسرے سے۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ سے انھوں نے علم حاصل کیا جتنا بھی ہوسکا۔

زبردست قوتِ حافظ : اور حافظہ بڑا زبردست تھا ایک دفعہ ۸۰ شعر سُنے اس وقت آپ کے پاس ایک خارجی شخص بیٹھا ہوا مسئلے پوچھ رہا تھا ایک شاعر پاس سے گزرا اس کو بلالیا اُس سے پوچھا تمہارا کوئی تازہ کلام ہے اُس نے اسی (۸۰) شعر سنا دیے قصیدہ سنایا اس کے بعد وہ خارجی کہنے لگا کہ جناب میں آپ سے مسئلے پُوچھ رہا تھا اور مسئلوں کا جواب دینا جو ہے وہ زیادہ ثواب ہے میں قرآن کی حدیث کی تفسیر کی باتیں پُوچھ رہا تھا آپ نے اس شاعر کو بُلا کر اس سے شعر سُنے اور اشعار میں ایک شعر جو ہے وہ ایسا ہے اُس کا مضمون گِرا ہوا ہے یعنی اس میں رنگینی ہے مضمون میں ایک طرح کی۔ بُری بات ذکر کی گئی تو انھوں نے کہا کونسی بُری بات کی ہے اس شعر میں اس نے کہا کہ یہ ہے تو انھوں نے کہا کہ نہیں اس نے یہ تو نہیں کہا **امابالعشی فیخسر** شام ہوتی ہے تو نقصان میں چلا جاتا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ گناہ کے کاموں میں پڑجاتا ہے اور "**یخصر**" گرہے ''ص'' سے اگر ہے تو اس کے معنٰی ہیں کہ شام کو اُسے جاڑا لگنے لگتا ہے یعنی کپڑے وغیرہ اُس کے پاس نہیں ہیں انتظام نہیں ہے دونوں میں بہت فرق ہے تو اُس نے کہا یہ شعر جو تھا اس میں یہ جملے اس نے ٹھیک نہیں پڑھے تھے کہ وہ نقصانوں کے کاموں میں پڑجاتا ہے۔ نقصانوں کے کام وہی ہیں جو دین سے دُور ہوں جو بُرے ہوں تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس نے یہ نہیں پڑھا بلکہ **اما بالعشی فیخصر** "صا" سے پڑھا ہے تو اس سے پُوچھا اس نے کہا میں نے یہی پڑھا ہے اس (خارجی) نے کہا آپ کو یہ شعر پہلے سے آتا تھا وہ کہنے لگے یہ شعر نہیں

۶؎ بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۱، ۰ ۷؎ ایضاً

۸؎ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۹۶ و ج ۸ ص ۲۹۷

مجھے تو یہ سارے شعر آگئے جو اس نے ابھی پڑھے ہیں اُس نے کہا آپ نے پہلے سُنے ہوں گے انھوں نے کہا پہلے نہیں سنے ۔اس نے ابھی سُنائے ہیں یہ اس کا تازہ کلام ہے ۔اُس نے کہا کہ آپ پھر مجھے سُنا ئیں تو بڑا بے شرم لیچڑ قسم کے جیسے ہوتے ہیں چمٹ گئے سمجھ سے کام ہی نہیں لیتے اور اچھے بُرے کی انھیں تمیز ہی نہیں ہوتی ۔اُس نے اُلٹا ان کا امتحان ہی لینا شروع کر دیا کہ اچھا جناب سُنا یئے پھر مجھے یہ قصیدہ اگر آپ کو سارے یاد ہو گئے تو (حضرت ابن عباسؓ) نے سارے دہرا دیے اسے یقین نہیں آتا تھا کہ ایک دفعہ میں اتنے شعر سُن کر ان کو کیسے یاد ہو گئے جب اسے یقین ہُوا کہ واقعی پہلے نہیں سُنے اور ابھی ہی سُنے ہیں تازہ ہی کلام ہے تو کہنے لگا میں نے آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جس کا حافظہ اتنا قوی ہو تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ جیسا کوئی نہیں دیکھا زیادہ روایت کرنے والا اشعار بھی یاد ہوں ہر چیز یاد ہو بعینہ ان کو سب کچھ یاد تھا انھوں نے ان کی تعریف کی تو اب اللہ تعالی کی طرف سے عطا ہے کہ حضرت اُبی ابن کعبؓ بہت بڑے درجے کے عالم ہیں قرآن پاک کے، تفسیر کے قراءت کے وہ بھی حضرت ابن عباس کے اُستاد تھے ۔

طلب علم کے لیے مشقت اور ادب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ذہن میں کوئی مسئلہ آتا تھا تو حضرت ابی ابن کعبؓ سے پُوچھنے کے لیے کبھی کبھی دوپہر کو ان کے پاس چلا جاتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو میں باہر بیٹھ جاتا تھا اور گرمی کی گرم ہوا مجھے لگتی تھی لو کے تھپیڑے لگتے تھے میں وہیں بیٹھا رہتا حتّٰی کہ وہ خود اُٹھتے جب وہ خود اُٹھتے تو پھر میں ان سے بات کرتا حالانکہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ میرا اس رشتے کی وجہ سے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں میرا بہت خیال کرتے تھے کہ میں اگر کہتا کہ اُنھیں اُٹھا دیں تو وہ اُٹھ جاتے اور انھیں گرانی بھی گویا نہ ہوتی مطلب یہ ہے لیکن میں انھیں بے وقت تکلیف نہیں دینا چاہتا تو یہ ان کی اتنی تعظیم کرتے تھے ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اقرؤنا اُبی ہم میں سے سب بہتر قراءت کا علم جاننے والے اور قرآن پاک سے متعلق تفسیر کا علم جاننے والے اُبی ہیں اور اقضانا علی ہم میں سب سے زیادہ قوت قضاء فیصلے کی اہلیت والے علیؓ ہیں

حضرت اُبیؓ رضی اللہ عنہ کا تفرد :لیکن ابی ابن کعبؓ کی ایک بات جو ہے وہ ایسی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے سُن لیا ہے میں اُسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ رسول اللہ ﷺ پہلے حکم کو بدل کر دوسرا حکم عطا فرما چکے ہیں لیکن اُبی ابن کعبؓ نے وہ حکم رسول اللہ ﷺ سے نہیں سُنا تو اُبی ابن کعبؓ یہ کہتے ہیں کہ میں نے خود نہیں سنا اس لیے میں تو اُس حکم پر رہوں گا جو میں نے خود سُنا ہے ۔اس بناء پر اُبی ابن کعبؓ کی باتوں کو بعض جگہوں میں چھوڑنا پڑ وانا لندع من قول ابی ہمیں اُبی ابن کعبؓ کے کچھ اقوال چھوڑنے پڑتے ہیں کیونکہ یہ یہ کہتے ہیں کہ میں اُسی پر جما رہوں گا جو میں نے خود سُنا ہے اور خود میں نے یہ سُنا ہے ۔

بیس تراویح کی قوی دلیل :اور یہ بیس رکعت تراویح جو ہوئی تھی اس کے امام جو تھے وہ حضرت اُبی ابن کعبؓ تھے تو حضرت ابن عباسؓ ان کے بھی شاگرد تھے۔ صحابہ کرامؓ سے جن کی عظمت مسلم تھی برابر علم حاصل کرتے رہے۔

حتی کہ حضرت عمرؓ کی علمی مجلس کے رکن بن گئے : حتی کہ یہ چار پانچ سال کے مختصر ہی عرصہ کے بعد بہت اچھے عالم بن گئے اور حضرت عمرؓ اپنے دورِ خلافت میں اِنھیں مجلس میں اپنے پاس بٹھانے لگے ان کو ایک رُکن بنالیا تھا مشورہ کے لیے، جو پہلے پُرانے صحابہ کرامؓ تھے اُنھوں نے کہا جب یہ ہمارے پاس بیٹھتے ہیں تو ہمیں طبیعت میں جھجک ہوتی ہے کیونکہ ان کے برابر تو ہمارے بچے ہیں یہ ہمارے بچوں کے برابر ہیں تو حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ آپ جانتے ہیں جس وجہ سے میں انھیں بٹھاتا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں [9] اور پھر ذہین اور عالم تو اُنھوں نے اِتنا ہی جملہ کہا اور ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے اس میں آدمی کی تربیت ہوجاتی ہے۔ نیا آدمی اگر بیٹھا رہے تو وہ سُنتا رہتا ہے بڑوں کی باتیں اور اُس نہج پر سوچنے کا عادی ہوجاتا ہے یہ بھی فائدہ ہے۔

صحابہ کی موجودگی میں امتحان اور کامیابی : حضرت عمرؓ نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے پُوچھا کہ بتاؤ **اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح** جو ہے اس میں اللہ تعالی نے کیا چیز بتلائی ہے تو کچھ حضرات نے کچھ جواب نہ دیا اور کچھ نے جواب دیا اور یہ کہا کہ اللہ تعالی نے بتلایا ہے کہ جب کامیابی ہوجائے تو اس کے بعد تسبیح اور استغفار کرتے رہو یہ تو ٹھیک بات ہے غلط تو یہ بھی نہیں ہے پھر حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ ان آیتوں میں یہ خبر دی گئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ دُنیا سے وفات پاجائیں گے کیونکہ جب لوگوں کا یہ حال ہوجائے کہ دین میں داخل ہونے لگیں تو پھر تم خدا کی طرف رجوع کرو یعنی اِدھر آؤ استغفار کرو تسبیح کرو حمد کرو اللہ کی تعریف کرو اور بس، تمہارا جو کام تھا وہ مکمل ہوگیا یہ گویا خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہونے والی ہے اس پر حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور انھوں نے کہا **ما اعلم منها الا ما تعلم** [10] میں بھی یہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو ایک دن ایک اور آیت آگئی پُوچھا اس میں کیا بتلایا گیا ہے **کمثل صفوان علیه تراب فاصابه وابل** اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ چٹان ہو اس پر مٹی آگئی ہو **وابل فترکه صلدا** [11] اس میں پانی آگیا ہو (زوردار بارش سے) تو کر چھوڑا اس کو بالکل صاف کچھ ہاتھ نہیں لگتا ایسے لوگوں کے ثواب۔ یہ آیت تیسرے پارے میں پاؤ سے قریب ہے صحابہ کرامؓ سے پُوچھا اُن میں سے کسی نے کہا کہ اللہ جان سکتا ہے انھوں نے کہا میں تم سے یہ نہیں پُوچھ رہا کہ اللہ جان سکتا ہے یا نہیں واللہ اعلم نہ کہو میں تم سے پُوچھ رہا ہوں تو جواب میں کہو کہ جانتے ہیں یا نہیں **تعلم** او **لا تعلم** دو میں سے ایک بات کہو اور ان سے جب کچھ کہنے لگے تو پھر انھوں نے (ابن عباسؓ) کہا کہ میں اس کے بارے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں کہو **لا تحقر نفسک** اپنے آپ کو کم نہ سمجھو یعنی احساسِ کمتری میں مبتلا نہ ہو احساسِ کمتری کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ کیا بات ہے انھوں نے کچھ بتایا انھوں نے پُوچھا کہ کس چیز میں پھر

---

[9] البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۳۲۱ [10] البدایہ والنہایہ (من غیر لفظہ) ج ۴ ص ۳۲۱ [11] پارہ نمبر ۳ رکوع ۴ آیت نمبر ۲۶۴

کس چیز میں پھر کس چیز میں تو پھر وہ جواب نہ دے سکے یعنی انھوں نے کچھ جواب دیا جبکہ اوراوروں نے تو بالکل جواب نہ دیا، پھر حضرت عمرؓ نے اُسے مکمل کیا کہ یہ فلاں اور فلاں کی مثال ہے تو انھوں نے اس طرح سے علم حاصل کیا کہ یہ صحابہ کرامؓ میں معتبر شمار ہونے لگے علم کے شوق کی وجہ سے کہ ادھر حاصل کیا اُدھر حاصل کیا تو جس سے بھی جو کچھ ملا وہ لیا اور پھر اس کو صحیح طرح باقی رکھا اس وجہ سے سب کے نزدیک قابلِ اعتبار بھی ہو گئے اور یہ سب کچھ جناب رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آپ نے دُعا دی حکمت کی، آپ نے دعا دی کتاب اللہ کے علم کی، آپ نے دُعا دی فقاہت کی تو یہ بہت بڑے سمجھدار اور بہت بڑے عالم گزرے ہیں قرآن پاک کے مفسر، ''حبرِ امت'' فقاہت میں بھی بڑا مقام رہا ہے حضرت علیؓ کے دور میں کئی جگہ قاضی بھی رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کا ساتھ عطا فرمائے۔ (آمین)

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز

نفیس بُک بائنڈرز

NBB

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے

مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور فون 7322408